بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت کے بال ایک پورے سے بھی چھوٹے ہوں تو احرام سے باہر کیسے آئے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اور میری بہن اگلے ہفتے عمرہ پر جا رہے ہیں، اسی کے متعلق ایک مسئلہ پوچھنا تھا کہ میری بہن کے کینسر کی وجہ سے سارے بال جھڑنے کے بعد دوبارہ نئے سرے سے بال آ رہے ہیں، لیکن وہ ایک پورے سے بھی کم ہیں، تو جب میری بہن عمرہ کرلے گی، تو اسے احرام کی پابندیوں سے باہر آنے کے لیے کیا حلق کروانا ہوگا یا تقصیر ہی کرنی ہوگی؟ اگر وہ یہ دونوں کام نہ کرے، تو کیا احرام پابندیوں سے باہر ہو جائے گی یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرما دیں۔

سائل: (غلام مصطفی، فیصل آباد)

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کی بہن پر مناسک عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کی پابندیوں سے باہر ہونے کے لیے حلق و تقصیر میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، ان دونوں کے بغیر ہی احرام کی پابندیوں سے باہر ہو جائیں گی اور دم وغیرہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ احرام کی پابندیوں سے باہر ہونے کے لیے حلق یا تقصیر میں سے کسی ایک چیز کا ہونا، لازم ہے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے یہ دونوں (حلق و تقصیر) ممکن نہ رہیں، تو حکم شرعی کے مطابق یہ دونوں چیزیں معاف ہو جائیں گی، چونکہ صورت مسئولہ میں آپ کی بہن کے لیے دونوں چیزیں ممکن نہیں کہ خواتین کو شرعی طور پر حلق کروانے کی اجازت نہیں، بلکہ ان کے لیے تقصیر ہی لازم ہے اور آپ کی بہن کے لیے تقصیر بھی ممکن نہیں، کیونکہ تقصیر کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے سے کم نہ ہوں، لیکن آپ کی بہن کے تمام سر کے بال ایک پورے کی مقدار سے بھی کم ہیں، ان کے لیے تقصیر بھی ممکن نہ رہی، لہذا ان سے عذر کی وجہ سے حلق و تقصیر ساقط ہو جائیں گی اور جب وہ مناسکِ عمرہ (طواف و سعی) ادا کرلیں گی، تو وہ حلق اور تقصیر کے بغیر ہی احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گی۔

احرام سے باہر آنے کے لیے بھی خواتین کو حلق کروانے کی اجازت نہیں، جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے: ”أن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لیس علی النساء حلق، إنما علی النساء التقصیر“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (احرام کی پابندیوں سے باہر آنے کے لیے) خواتین پر حلق کروانا لازم نہیں، بلکہ ان پر صرف تقصیر لازم ہے۔ (سنن ابوداؤد، جلد3، صفحہ 341، رقم الحدیث: 1984، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

بسوط سرخسی میں ہے:"ولا حلق علیها إنما علیها التقصیر هکذا روي عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أنه نهى النساء عن الحلق وأمرهن بالتقصیر عند الخروج من الاحرام، ولأن الحلق في حقها مثلة، والمثلة حرام" ترجمہ: خواتین پر حلق کروانا لازم نہیں، بلکہ صرف تقصیر لازم ہے، یہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو احرام کی پابندیوں سے باہر آنے کے لیے حلق کرنے سے منع فرمایا اور انہیں تقصیر کا حکم ارشاد فرمایا، اور (حلق نہ کروانے کی وجہ یہ ہے کہ) کہ عورت کے حق میں حلق مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد4، صفحہ33، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

عذر کے پیش نظر تقصیر اور حلق سے عاجز ہونے پر دونوں معاف ہیں اور ترک پر دم لازم نہیں، چنانچہ لباب المناسک میں ہے:"(ولو تعذر الحلق لعارض تعین التقصیر او التقصیر) أی تعذر لکون الشعر قصیرا (تعین الحلق و ان تعذر جمیعا العلة فی رأسه) بأن یکون شعره قصیرا او برأسه قروح یضره الحلق (سقطاعنه وحل بلا شیئ) أی بلا وجوب دم علیه لأنه ترک الواجب بعذر" ترجمہ: (احرام سے باہر آنے کے وقت) اگر کسی وجہ سے حلق کروانا متعذر ہو جائے، تو تقصیر متعین ہو جائے گی اور اگر بال چھوٹے ہونے کی وجہ سے تقصیر متعذر ہو جائے، تو حلق کروانا متعین ہوگا، لیکن اگر سر میں بیماری کی وجہ سے دونوں ہی متعذر ہو جائیں کہ بال چھوٹے ہیں اور سَر میں زخم ہے کہ حلق کروانے سے ضرر ہوگا، تو یہ دونوں (حلق و تقصیر) ساقط ہو جائیں گے اور مُحرم دم واجب ہوئے بغیر احرام کی پابندیوں سے باہر ہو جائے گا، کیونکہ یہاں اس نے عذر کی وجہ سے واجب ترک کیا ہے۔ (لباب المناسک، صفحہ324، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام میں ہے: "اگر کسی عُذر کے سبب حلق اور تقصیر دونوں ہی ممکن نہ ہوں، مثلاً اس کے بال چھوٹے ہوں جس کے سبب تقصیر ممکن نہیں اور سر میں پھوڑے پھنسیاں ہیں جس کی وجہ سے حلق کرانے میں ضرر ہے تو اب حلق اور تقصیر دونوں معاف ہیں اور اس صورت میں ترک کے سبب دَم لازم نہیں ہوگا۔ (27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 121-122، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یہاں تقصیر ممکن نہ رہنے میں بالوں کا ایک پورے سے کم ہونا، ضروری ہے، جیساکہ رفیق الحرمین میں ہے: "ایسی عورت جس کے بال ایک پورے سے کم رہ گئے ہوں، اس کیلئے اب قصر (تقصیر) کی معافی ہے کیونکہ قصر ممکن نہ رہا اور حلق کرانا، اس کے لیے منع ہے۔ (رفیق الحرمین، صفحہ314، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

چونکہ صورت مسئولہ میں آپ کی بہن کو حلق و تقصیر دونوں معاف ہیں، لہذا وہ مناسک عمرہ کی ادائیگی (طواف و سعی) کے بعد حلق اور تقصیر کے بغیر ہی احرام سے باہر ہو جائیں گی، چنانچہ "العروۃ فی مناسک الحج والعمرۃ" المعروف فتاوی حج وعمرہ میں یہی مسئلہ "حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب" کے حوالے سے منقول ہے: "تیسرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ خاتون جب حلق نہیں کرائے گی کہ اُسے حلق ممنوع ہے اور تقصیر وہ کروا نہیں سکتی (کہ بال ایک پورے سے کم ہیں) تو احرام سے باہر کس فعل سے ہوگی؟ یعنی احرام سے نکلنے کے لئے اُسے کچھ کرنا ہوگا؟ یا خود بخود احرام سے باہر ہو جائے گی؟ (تو اس کا جواب یہ ہے کہ) عمرہ میں سعی کے بعد اور حج میں

رمی یا ذبح کے بعد۔۔۔چنانچہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”یعنی اگر قصر و حلق سر میں کسی علت کی وجہ سے دونوں ایک ساتھ متعذر ہو جائیں اور اس کے سر کے بال بھی ایک پورے سے کم ہوں، تو دونوں (یعنی قصر و حلق) میں سے ہر ایک اس سے ساقط ہو جائے گا اور وہ رمی جمرہ سے فراغت کے بعد (حج افراد میں) **حلق کی جگہ کسی دوسری چیز کے قیام کے بغیر احرام سے نکل جائے گی** اور اس پر دم و صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہ ہوگی، کیونکہ اس نے واجب کو عذر کے سبب ترک کیا ہے۔ (العروۃ فی مناسک الحج و العمرۃ (فتاوی حج و عمرہ)، جلد4، صفحہ 170-108، مطبوعہ جمعیت اشاعت اھل سنت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9686

تاریخ اجراء: 28 جمادی الثانی 1447ھ/20 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net